باب۔13

عالم برزخ

مرنے سے پہلے، مثال اول ہے اور مرنے کے بعد، مثال ثانی ہے۔ اور بعض حضرات مثال کا لفظ ما قبل موت پر اور برزخ کا لفظ ما بعد موت پر اطلاق کرتے ہیں۔ یہ عالم، گویا عالم قیامت کا مقدمہ ہے۔ عالم برزخ میں نیکوں کی حالت امیدوارانِ سرفرازی کی اور بدوں کی حالت مجرمانِ زیر دریافت کی رہتی ہے۔ لہٰذا نیک، نیک حال اور بد، بد حال میں رہتے ہیں۔

عالم برزخ والوں کو عالم شہادت والوں سے ایک حد تک ربط باقی رہتا ہے۔ لہٰذا ان کو عالم شہادت کی فی الجملہ اطلاع رہتی ہے، مگر ان پر ایک قسم کی روک ٹوک بھی رہتی ہے۔ اپنا ماجرا صاف صاف بیان نہیں کرتے۔ کبھی اشارے کنائے سے کام لیتے ہیں۔ مرنے کے بعد برزخ والوں کو عالم شہادت والوں کی خبر رہتی ہے۔ قبر پر آنے والوں کو السلام علیکم یا اھل القبور انتم سلف و نحن خلف و ان شاء اللہبکم لاحقون کہنے کا حکم ہے۔ اہل قلیب بدر کے متعلق حضرت رسول مقبولؐ نے فرمایا، لستم باسمع منھم (نہیں ہو تم زیادہ سننے والے ان سے)۔ اگر سماع موتیٰ نہ ہوتا تو یہ سب کیوں ہوتا۔۔۔ اب رہا قبر سے متصل کھڑے رہیں تو وہ سنتے ہیں، دو گز کے فاصلے یا دو میل کے فاصلے سے؟ یہ سب بے کار باتیں ہیں۔ ہزار ہا کوس سے خواب میں آتے ہیں۔ گفتگو کرتے ہیں۔ اگر اہل قبور کا کہنا، سننا یا آنا، عالم شہادت کے زیر اصول و نوامیس ہوتا، تو ظاہر ہے کہ اتنی گزوں مٹی کے نیچے سے تو سننا ممکن نہیں۔ بلکہ یہ سننا یا آنا اور ہی اصول و قوانین کے ماتحت ہے۔

امّ سعدؓ کے انتقال کے بعد آنحضرتؐ کے حضور میں کنواں کھدوا کر وقف کیا گیا اور کہا گیا، ھٰذا لامّ سعد۔ اس سے ایصالِ ثواب اور امّ سعدؓ کی طرف نسبت ثابت ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ چند اور مسائل پر بھی غور کر لینا ضروری ہے۔

شرک: غیر خدا کو خدائے تعالیٰ کے ساتھ اس کی کسی ایک صفتِ خاصّہ میں بھی شریک کرنا۔۔۔ خدائے تعالیٰ کی صفتِ خاصّہ کیا ہے۔۔؟ وجود بالذات، وجوب بالذات، قیومیتِ خلق بمعنیٰ اعطائے وجود۔۔۔ ہمارے پاس تو کسی کمال کو کسی مخلوق کے لیے بالذات ثابت کرنا ہی شرک ہے۔ دوسری تمام نسبتیں مجازی ہیں۔ ہمیشہ اپنی توجہ و علم کو حقیقت کی طرف منبع الجود، اصل الوجود، الحق المعبود کی طرف رکھنا چاہیے۔

نسبت مجازی سے شرک لازم نہیں آتا۔ کسی کمال کو کسی مخلوق کی طرف نسبت کرنا بغیر اس کے کہ حقیقت کا خیال رہے، خواہ زندہ کی طرف، خواہ مردہ کی طرف، ضرور قابل افسوس ہے۔ نہایت قابل افسوس ہے ان لوگوں کی، جو علم غیب کو جو اللہ تعالیٰ کا خاصّہ سمجھتے ہیں، اور رسول مقبولؐ کی طرف علم غیب کی نسبت کو شرک سمجھتے ہیں۔ اور پھر شیطان کی طرف غیب کی نسبت کو جائز سمجھتے ہیں۔ کیا یہ لوگ شیطان سے شرک کو جائز سمجھتے ہیں۔۔! انشاءاللہ علم غیب کا مسئلہ بھی کبھی تفصیل سے لکھوں گا۔

یہ لوگ افسوس کہ کفار و فسّاق کو نافع و ضار سمجھتے ہیں، مگر بزرگوں کے نافع یا ضار سمجھنے کو شرک سمجھتے ہیں۔ شرک ہے تو سب سے ہے۔ نہیں ہے تو کسی سے نہیں۔ جب ان توحید کے لمبے چوڑے دعوے کرنے والوں پر مصائب آتے ہیں تو خدا کو بھول کر فوراً کفار و فسّاق کی خوشامد اور طلبِ امداد کو دوڑتے ہیں۔ یَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّـهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا(آل عمران:۶۴)۔ یہ اسباب پرست موحدین، عبادت و تعظیم میں فرق نہیں کرسکتے۔ عبادت، انتہائی پستی کا نام ہے، وہ بندے کے لیے خاص ہے۔ اور معبودیت، انتہائی طور سے محتاج الیہ ہوتی ہے، جو خدائے تعالیٰ سے خاص ہے۔ کون کہتا ہے کہ ماں باپ کی تعظیم نہ کرو۔۔! وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ(الاسراء:۲۴)۔ کون کہتا ہے کہ پیغمبر کی تعظیم نہ کرو۔۔! وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ(الفتح:۹) ۔۔۔ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّـهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ(الحج:۳۲)۔

برزخ کا حال اہل شہادت پر بہت کم منکشف ہوتا ہے۔ عالم برزخ میں وہی لوگ رسائی پیدا کر سکتے ہیں جو دن میں ستّر ہزار دفعہ مرتے جیتے ہیں۔ اکثر عالم مثال اول میں، اہل شہادت و برزخ مل لیتے ہیں۔ مثلاً کشفِ مثالی یا خواب میں، مگر وہ صورت، اصلی نہیں ہوتی۔

چوں کہ برزخ بھی ایک قسم کا مثال ہے لہٰذا اس میں اعمال متشکل ہوتے ہیں۔ اور اعمال ہی کے مطابق ان کی صورت ملتی ہے۔ مثلاً، غضبِ الٰہی، آگ کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے۔ سود خور، دریائے خون میں غوطے کھاتا ہے۔ رشوت خور کا بڑا پیٹ ہوتا ہے۔ اس میں سانپ بچھو حرکت کرتے رہتے ہیں۔ غیبت گو انسان، متعفن گوشت کھاتا ہے۔ صغائر، کھٹمل، مچھر اور پسّوؤں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں کبائر سانپ، اژدھا، مگرمچھ کی صورت میں۔ جن اعمالِ نیک میں نقصان رہتا ہے وہ انسانی صورتوں میں آتے ہیں، مگر بیمار، ضعیف ناتواں، یا بدن پر، منہ پر زخم یا پھوڑے نکلے ہوئے یا ہاتھ پاؤں ضائع۔ اسی طرح نیک اعمال کی بھی صورتیں ہیں۔

کیا عالم شہادت میں اہل برزخ نظر آسکتے ہیں۔۔؟ بعض کا خیال ہے کہ چوں کہ وہ نیک ہیں، آزاد رہتے ہیں لہٰذا وہ نظر آسکتے ہیں۔ مگر چوں کہ عالم شہادت ان کا مستقر نہیں، نہ ان کا جسد اس عالم کا ہے، لہٰذا زیادہ دیر تک ٹھہرتے نہیں۔ جس طرح ہم زیادہ دیر تک ایک خیالی صورت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔

اور بد، چوں کہ ایک قسم کی حبس میں ہیں، وہ البتہ عالم شہادت میں آنہیں سکتے۔ وہ تو خواب وغیرہ میں بھی بمشکل آتے ہیں۔ مرے ہوؤں کا نام لے کر اکثر شیاطین و فاسق و کافر جن، لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں۔ زندہ جنات بھی عالم شہادت میں بمشکل قائم رہ سکتے ہیں۔ اگر رہیں تو ان کی عمریں بھی انسان کی طرح مختصر ہو جائیں۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ جو لوگ مرتاض اور صاحبِ زورِ تخیل ہیں، وہ اگرچہ بد ہوں، قید ہوں، خیالی صورت میں کمزور دل کے آدمی کو یا مرتاض کو نظر آتے ہیں۔ کافر کفر کی تعلیم اور دھوکا دیتے ہیں۔ يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (النّاس:۵اور۶)۔ اور

مومن ایمان کی تعلیم اور یقین دلاتے ہیں۔ الَّذِینَ أَنْعَمَ اللَّــهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـٰئِكَ رَفِيقًا(النساء:٦٩)۔

بعض مذہبی مادّہ پرست کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد ارواح کو عالم شہادت سے کوئی علاقہ نہیں رہتا۔نہ فاتحہ،نہ درود۔نہ ایصال ثواب،نہ مولود۔ان کو ذاتِ بحت سے تو علاقہ ہوتا ہی نہیں، ارواح طیّبہ کی برکت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ترقی پاکر پیغمبر کی تعظیم چھوڑ دیتے ہیں۔ان کی ترقی کا آخری درجہ دَہریہ پن ہوتا ہے۔اعوذ باللہ من الشیطان و خبثہ۔

Siddiqui Publications